136427 ـ عدالت نے تین طلاق کا فیصلہ کردیا اور فتوی کی بنا پر خاوند ابھی تک بیوی کے ساتھ مجامعت کرتا ہے

سوال

میں اپنے ملک کی بجائے ایک عرب ملک میں رہتا ہوں میرے اور بیوی کے مابین دو طلاق ہو چکی تھیں، اور اس کے بعد یہ ہوا کہ میری بیوی نے میرے اور اس کے درمیان اختلافات کی بنا پر عدالت میں طلاق کا مقدمہ کر دیا، اور پہلی پیشی سے پہلے ہی ہمارے مابین بہت شدید جھگڑا ہوا اور اس نے پولیس منگوانے کی دھمکی دی.
تو میں نے اس موقع پر اسے طلاق کے الفاظ بول دیے، پھر اس کے بعد ہمارے مابین معاملات ٹھنڈے ہو گئے اور ہم نے ایک عالم دین سے اس طلاق کے متعلق مشورہ کیا کہ آیا یہ تیسری طلاق ہوئی ہے یا نہیں، تو اس نے ہمیں فتوی دیا کہ یہ طلاق نہیں ہوئی، کہ یہ تو پولیس کے خوف اور اس وقت پیدا ہونے والی مشکل کا نتیجہ تھا.
جو کچھ اوپر بیان ہوا ہے وہ میری بیوی کی جانب سے عدالت میں طلاق ضرر کے مقدمہ کی پہلی پیشی سے قبل ہوا اور جو کچھ ہوا وہ اس لیے کہ میں اس موقف سے تنگ آ گیا تھا اور قاضی کے سامنے طلاق کا لفظ بول دیا تو قاضی نے مجھے کہا تم بیٹھ کر ٹھنڈے ہو جاؤ، اور مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے شادی سے لے کر اب تک جو بھی طلاق کے الفاظ بولے تھے وہ کس طرح تھے، تو میں نے قاضی کو پہلی دونوں طلاقوں کے متعلق بتایا اور تیسری طلاق کے متعلق بھی جس کے بارہ میں عالم دین نے طلاق نہ ہونے کی فتوی دیا تھا اس کے بارہ میں بھی بتایا. اور اس طرح یہ پیشی ختم ہو گئی، پھر ایک ماہ کے بعد فیصلہ صادر ہوا اور فیصلہ درج ذیل تھا:
پہلی دو طلاقیں ثابت ہو چکی ہیں، اور تیسری طلاق بھی ثابت ہو گئی جس کے متعلق عالم دین نے واقع نہ ہونے کا فتوی دیا تھا "
نوٹ: قاضی نے اس طلاق کو شمار نہیں کیا جو میں نے اس کے سامنے بولی تھی، اس نے یہ خیال کیا کہ یہ میرے شدید غضب کے نتیجہ میں تھی اس لیے اسے شمار نہیں کیا.
اب مشکل یہ ہے کہ میں شدید پریشان ہوں کیونکہ اندورنی طور پر مجھے مکمل یقین ہے کہ میری بیوی اب میں میری عصمت میں ہے اور اسے طلاق نہیں ہوئی، کیونکہ تیسری طلاق واقع نہیں ہوئی اس کی دلیل عالم دین کا وہ فتوی ہے جس نے ہمارے موضوع کو تفصیل کے ساتھ سنا تھا.
اس کے برعکس قاضی کے سامنے ہم اس موضوع کو جو کچھ ہوا پوری تفصیل کے ساتھ بیان نہیں کر سکے، جس طرح اس عالم دین کے سامنے بیان ہوا تھا، اور اسی طرح اس موقف کی صعوبت کی بنا پر نفسیاتی طور پر بھی.
اب مشکل یہ ہے کہ میری بیوی جانتی ہے کہ وہ اب بھی میرے نکاح میں ہے، لیکن اس فیصلہ کے پیش نظر اسے مستقبل میں خوف ہے کہ کہیں کوئی مشکل پیش نہ آ جائے، اس لیے وہ مجھ سے مطالبہ کرتی ہے کہ کسی شخص کے ساتھ صوری یعنی کاغذوں پر نکاح کر لیا جائے اور پھر اس سے دوسرے دن طلاق لے لی جائے تا کہ ہم اکٹھے رہ سکیں، پھر میرے اور اس کے درمیان دوبارہ شادی ہو تا کہ وہ مطمئن ہو کہ سرکاری طور پر ان کا نکاح ہوا ہے

اور یہ نکاح طلاق کے فیصلہ کے بعد کی تاریخ میں ہوا ہے.د
وہ کہتی ہے یہ صرف کاغذ پر ہو گی اور ہم اسی حالت میں رہیں گے کہ ہمارے درمیان دو طلاقیں ہو چکی ہیں.
اور وہ یہ بھی کہتی ہے کہ اس نے ایک وکیل سے اور ایک عالم دین سے اس کے حل کے متعلق دریافت کیا ہے تو ان کا کہنا تھا کہ: اس قاعدہ اور اصول پر عمل کرتے ہوئے کہ " ضروریات محظورات کو مباح کر دیتی ہیں " ایسا کرنا ممکن ہے. حقیقت میں اس پر میں مطمئن نہیں ہوں، اور اللہ سے ڈرتا ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ شادی میں مذاق نہیں ہے چاہے وہ کاغذ پر ہی ہو، تو پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں اس پر مطمئن ہو جاؤں کہ میری بیوی جو میرے نکاح میں ہے وہ کسی اور شخص سے کاغذی طور پر شادی کرے، تا کہ ہم اس مشکل سے نکل سکیں.
آخری نوٹ: جب سے فیصلہ ہوا ہے اس وقت سے میری بیوی میرے ساتھ نہیں رہتی، لیکن کئی ایک بار ہم نے ازدواجی تعلقات قائم کیے ہیں، کیونکہ ہمیں پورا یقین ہے کہ ہم اس فتوی کی دلیل کی بنا پر اللہ کے ہاں ابھی تک خاوند اور بیوی ہیں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جب معاملہ عدالت میں اٹھایا جائے اور شرعی قاضی کا فیصلہ صادر ہو جائے کہ طلاق ہو چکی ہے یا نہیں ہوئی تو پھر کسی بھی فتوی کا کوئی اعتبار نہیں رہتا جو اس فیصلہ کے مخالف ہو چاہے وہ کوئی بھی فتوی ہو، کیونکہ اگر اختلاف ہو تو قاضی کا فیصلہ اس کو ختم کر دیتا ہے.

اس بنا پر آپ کی بیوی آپ سے علیحدہ ہو چکی ہے اور اسے طلاق بائن ہو چکی ہے، اور وہ اس وقت تک آپ کے لیے حلال نہیں ہو سکتی جب تک وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح رغبت کرے اور یہ نکاح حلالہ نہ ہو، اور پھر وہ خود ہی اسے طلاق دے یا پھر فوت ہو جائے.

دوم:

آپ کے لیے اپنی بیوی کو حلال کرنے کے لیے صوری عقد نکاح یعنی کاغذوں پر نکاح کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی اس سے آپ کی بیوی آپ کے لیے حلال ہوگی، اور حلالہ کرنے والا اور کرانے والا دونوں ہی ملعون ہیں.

جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اللہ تعالی حلالہ کرنے اور حلالہ کرانے والے پر لعنت فرمائے "

سنن ابو داود حديث نمبر (2076) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور بالجملہ یہ کہ عام اہل علم کے قول کے مطابق نکاح حلالہ باطل ہے؛ جن میں حسن، النخعی اور قتادہ اور مالك اور لیث اور ثوری اور ابن مبارك اور امام شافعی شامل ہیں.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (7 / 137).

اور ان کا یہ بھی کہنا ہے:

" نکاح حلالہ فاسد ہے، اس سے وہی احکام ثابت ہونگے جو باقی فاسد عقود سے ثابت ہوتے ہیں، اور اس سے عفت حاصل نہیں ہوگی اور نہ ہی اس سے پہلے خاوند کے لیے مباح ہو گی جس طرح باقی سارے فاسد عقود میں ثابت نہیں ہوتے " انتہی

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (7 / 140).

مزید آپ سوال نمبر (14038) اور (109245) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

سوم:

اللہ کی قسم ہم تو آپ دونوں کی حالت پر تعجب کر رہے ہیں، بیوی اپنا معاملہ عدالت میں لےجانے پر مصر ہے اور طلاق کا مطالبہ کرتی ہے، اور جب عدالت سے طلاق کا فیصلہ ہو جاتا ہے تو الٹے پاؤں پھر جاتی ہے، اور آپ کی طرف واپس آنے اور بیوی بننے کی رغبت رکھتی ہے.

اور اب دیکھیں تم دونوں حرام زناکاری کا ارتکاب کیے جا رہے ہیں، اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ ایك عالم نے طلاق واقع نہ ہونے کا فتوی دیا ہے، اور یہ تو سب سے بری چیز ہے جس میں انسان مبتلا ہوتا ہے، وہ نعمت کی ناشکری کرے، اور حلال میں ناراض ہو، اور پھر اس پر راضی ہو اور حرام میں اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرے، یقینا یہ تو شیطان کے مکر و فریب اور اس کی تزیین سے ہے کہ وہ اسے ابن آدم کے لیے مزین کر دیتا ہے.

اس لیے ہماری نصیحت یہ ہے کہ آپ اللہ کا تقوی اختیار کرتے ہوئے اور اس کے غضب اور ناراضگی و انتقام سے بچ جائیں اور یہ جان لیں کہ عدالت کا فیصلہ اسی صورت میں ٹوٹ سکتا اور ختم ہو سکتا ہے جب قاضی کے لیے غلطی واضح ہو جائے اور وہ اپنے فیصلہ سے رجوع کر لے.

اس لیے آپ کے لیے اس کے علاوہ کوئی اور راہ نہیں کہ آپ عدالت سے دوبارہ رجوع کریں، اور اگر وہ اسی فیصلہ پر اصرار کرے تو آپ کے لیے وہ اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتی جب تک کسی دوسرے سے نکاح رغبت نہ کر لے نکاح حلالہ نہیں پھر اگر اللہ تعالی مقدر کر دے کہ وہ فوت ہو جائے یا اسے طلاق دے دے.

واللہ اعلم .